کمند عشق در گردن مرا مسرور خوش آید
خم و خمار خم هم از آن مخمور خوش آید
مطلع می شود خورشید جلال من چوں برآید
جمالم میکند مرهم به رو با نور خوش آید
تجلی جلالم کرد موسی را به بیهوشی
ببین کار جلالم را کم چوں بر طور خوش آید
بیا اے مرد رازے بین از اں جائے تو چرا لرزی
شهنشاهم به بزم من همه مذکور خوش آید
قلندرم و شهبازم مرا آشیانه گونا گون
بهر جا میروم آنگاه آب و نور خوش آید

عشق کا پھندا

میری گردن میں عشق کا پھندا پڑا ہوا ہے. میں مسرور و خوش ہوں اور اس عشق کی شراب میں مستی ہے، خمار ہے.. اور اسی مستی میں مخمور ہوں میں طلبگار ہوں اپنے اس معشوق کا جو خورشیدِ جلال ہے. میرا جمال اسی کے جمال سے ہے اور اس نے میرے اوپر نور کا احاطہ کیا ہوا ہے میں

اس میں مسرور وخوش ہوں. تجلیِ جلال کو حضرت موسیٰؑ نے دیکھا تو بے ہوش ہو گئے. سنو میرا کامِ جلال کہ میں کوہ طور پر خوش وخرم ہوں آ اے مردِ راز سنا تو اس جگہ پر کیوں لرز رہا ہے تیری بزم میں ہیں شہنشاہ ہوں ہر جگہ میرا ذکر ہے اس میں، میں شاد ہوں میں قلندر ہوں شہباز ہوں میرا آشیانہ گوناگوں میں ہے ہر جگہ میں سفر کرتا ہوں کبھی آب میں ،کبھی نور میں، یعنی میرا آشیانہ ہر جگہ موجود ہے وہ آب ہو یا نور، میں اس میں موجود ہوں.....